

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارہ تحقیقات اسلامی

قاضی محمد اشرف، لائبریری آفیسر، کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج، کوئٹہ

۳۷۵۹-۶۲۔ کتاب البرہان فی اسرار المیزان مصنف علی ابن ابیہر الجہد کی مترقی ۴۵، ۸
۱۶-۱۳

مجموعہ جلدیں (۱۳)۔ ۲۵۵ صفحات، ج ۲۔ ۵۶۰ صفحات، ج ۳۔ ۳۵ صفحات، ج ۴۔ ۶۶۷ صفحات

ج ۱ تقطیع $\frac{۱۱ \times ۳۴}{۵۲ \times ۹۴}$ ۲۳ سطری ، ج ۲ تقطیع $\frac{۷ \times ۱۰}{۳۶ \times ۶۳}$ ۲۱ سطری
ج ۳ ، ۳ تقطیع $\frac{۵ \times ۸}{۳۶ \times ۶۴}$ ۲۵ سطری

کتاب کا اصل نام مصنف کے بیان کے مطابق اشرف الوارالبیان و اسرار الحق البرہان فی فہمہ اوزان علم المیزان

ہے لیکن یہ کتاب البرہان کے نام سے مشہور ہو گئی۔ اور اسی نام سے اس کے قلمی نسخے دنیا میں مختلف کتب خانوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

یہ کتاب چار ضخیم جلدوں میں کتب خانہ ادارہ تحقیقات اسلامی میں موجود ہے۔ کتاب کا موضوع جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے فن کیمیا و طبیعیات ہے مصنف نے کسی قدر البیات کے اضافہ کے ساتھ پہلے علم طبیعیات کیمیا کے اصول و موازین سے متعلق کچھ قواعد لکھے ہیں۔ اس کے بعد یونانی حکیم بلینسیاس کی کتاب اجساد السبع اور جابر بن حیان کے رسالہ الاجساد اور جابر بن حیان کے دو رسالہ ہائے موازین کی تفصیلی شرح کی ہے۔ اس میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ اس فن پر بحث کی گئی ہے۔

اس کتاب کا مصنف مشہور عالم کیمیا عمر الدین ابن ابیہر ابن علی الجہد کی ہے جس کا تذکرہ مخطوطہ لا کے رسالہ ۵۷ کی تفصیل میں گزر چکا ہے۔ اس کتاب کے چھپنے کی کوئی اطلاع نہیں۔ موجودہ نسخہ اگرچہ جدید الخط ہے۔ لیکن صاف دہی کاغذ پر سیاہ روٹنائی سے بخط نسخ لکھا ہوا ہے۔ کتاب کے اندر جدولیں، نقشے اور اقلیدس کی اشکال بھی پائی ہیں جو اچھی طرح بنائی گئی ہیں۔ دوسری جلد کسی مہتر کاتب کی نقل کی ہوئی ہے۔

آخری دو جلدیں چھوٹے سائز میں ایک ہی کاتبی نقل کردہ ہیں۔

۶۴-۶۳-۶۲
۱۷-۱۸

غایبۃ السرور فی شرح دیوان الشذوڑ مصنفہ علی ابن ایدمر الجلد کی متوفی ۷۶۵ھ

جُم ۴ جلدیں (ج ۱-۲) ۱۰۲-۱۰۴ صفحات تقطیع $\frac{۷ \times ۱۰}{۳۳ \times ۷}$ ۲۱ سطری

(ج ۳-۴) ۱۷۵-۱۷۴ صفحات تقطیع $\frac{۶ \times ۱۲}{۳۶ \times ۶}$ ۲۱ سطری

یہ کتاب ایک منظوم کتاب پر مبنی ہے۔ اصل کتاب شذوڑ الذهب فی الاکسیر مصنفہ بطران الدین

ابوالحسن علی ابن موسیٰ اللاندسی الحیکم متوفی ۵۰۰ھ کی منظوم تصنیف ہے۔ اصل کتاب پر قدس کے ایک عالم شرف الدین محمد ابن موسیٰ نے مزید تین مصرعے لگا کر تخمینہ کر دی۔ غایبۃ السرور کی چار جلدیں ہیں۔ اصل کتاب شذوڑ الذهب کی شرح جو الجلد کی نے کی ہے، اس میں اکثر اعظم بیانے کو شاعرانہ انداز میں بہت سے ابہامات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ شرح ان ابہامات پر کسی قدر مزید ابہامات کا اضافہ کرتی ہے۔ لیکن بہر حال شعر کے سمجھنے میں کارآمد ہے اور اس کا شمار فن کی مشہور ترین کتابوں میں ہوتا ہے۔

الجلد کی کا نام مختلف لوگوں نے مختلف لکھا ہے۔ الاعلام میں علی ابن محمد ابن ایدمر الجلد کی لکھا ہے۔ بعض جگہ ان کا نام ایدمر ابن علی ابن محمد الجلد کی بھی ملتا ہے۔ کشف الظنون میں ایدمر ابن عبداللہ الجلد کی بھی ایک جگہ لکھا ہے۔ بہر حال ان کی مطبوعہ کتاب کنز الاختصاص ودرۃ الخواص فی مفرقة اسرار علم الخواص میں ان کا نام علی ابن محمد ابن ایدمر الجلد کی ہے۔

پہلی اور دوسری جلد بخط رقعیہ فرنی کاغذ پر تقریباً ستر، اسی برس پہلے کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ شرح سیاہ روشنائی سے لکھی گئی ہے اور اصل اشعار و عنوانات سرخ روشنائی سے تیسری اور چوتھی جلد بخط نسخ دستی کاغذ پر سیاہ روشنائی سے لکھی ہوئی ہے۔ جدول گلابی ہے۔ چوتھی جلد کے آخر میں کاتب اپنا نام سولفی ابن احمد الجبل لکھتا ہے اور تاریخ ۱۵ شوال ۱۲۹۹ھ تحریر کرتا ہے۔

فلکیات ۵ داخلہ ۶۵-۶۳
۱۹

صور الکوالب۔ مصنف عبدالرحمن بن عمر الطبری المعروف بابن الصوفی ۳۷۶ھ

جُم ۲۸۲ صفحات تقطیع $\frac{۷ \times ۱۰}{۵ \times ۷}$ ۲۱ سطری خط جدید رقعیہ ہے۔ مقام کتابت قاہرہ (مصر)

کتاب کا پورا نام صور الکوالب الثانیہ واربعمین مؤلفہ عبدالرحمن بن عمر الصوفی ہے۔ مصنف اپنے

زمانے میں فلکیات کا بڑا عالم سمجھا جاتا تھا۔ وہ عضد الدولہ متوفی ۳۷۲ھ کے دربار کا منجم تھا۔ مصنف شہر رے میں ۴۱۴ھ کو پیدا ہوا اور ۴۳۶ھ کو وفات پائی۔ اس کتاب کا موضوع وہ ستارے ہیں جن کی حرکت بہت کم ہوتی ہے اور بظاہر ثوابت نظر آتے ہیں۔ ایسے ۴۸ ستاروں کا ذکر اس میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ جدولیں اور کواکب کی صورت بہت تفصیل کے ساتھ اور بہت اہتمام سے بنائی گئی ہیں۔

یہ کتاب دارالمعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن سے ۱۳۷۳ھ میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب کے متعدد قلمی نسخے دنیا کے مشہور کتب خانوں میں موجود ہیں۔ ان نسخوں کے اول ورق کے نوٹ دارالمعارف نے ساتھ شائع کئے ہیں۔ اس کا ایک فارسی ترجمہ لطف اللہ بن احمد بن ناصر ہندس نے اکبر کے عہد (۱۶۰۵-۱۵۵۶) میں کیا تھا۔ اس عربی نسخے کے شائع ہونے سے قبل لاطینی، فرانسیسی اور اسپینی زبانوں میں بھی اس کے ترجمے ہو چکے تھے۔

فلکیات ☆ داخلہ ۳۷۵ الف ۱۹

کتاب التّفہیم فی اوّٰل صناعتہ التّجیم مصنفہ ابو ریحان محمد بن احمد البیرونی (۳۶۲-۴۲۰ھ) حجم ۳۰۵ صفحات تقطیع $\frac{۱۰ \times ۳۰}{۴ \times ۵}$ ۲۱ سطری قاہرہ ۱۳۲۶ھ

البیرونی ۳۶۲ھ میں خوارزم میں پیدا ہوا۔ اسی نسبت سے خوارزمی بھی کہلاتا ہے۔ مصنف خوارزم کے آخری خود مختار بادشاہ ابوالعباس مامون بن مامون اور بعد میں محمود غزنوی کے دربار میں رہا۔ البیرونی محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان بھی آیا تھا۔ اس کی مشہور کتابیں الآثار الباقیہ اور قانون مسعودی وغیرہ ہیں۔ البیرونی نے یہ کتاب عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں خود تصنیف کی ہے۔ دونوں کتابیں ایک دوسرے کا ترجمہ ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون سی کتاب پہلے تصنیف کی گئی۔

فارسی نسخہ جلال ہائی کی تصحیح و مقدمہ اور حواشی کے ساتھ چابچانہ مجلس تہران ۱۳۱۶ھ (ایرانی کلینڈر سے) شائع ہو چکی ہے۔ فارسی نسخہ کا نام کتاب التّفہیم لاوّل صناعتہ التّجیم ہے۔

اس کتاب کے عربی نسخے دنیا کے مشہور کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔ مگر عربی نسخے کی اشاعت کی بابت علم نہیں ہے۔ جدولیں اور خاکے نہایت صاف اور اہتمام سے بنائے گئے ہیں۔

صور اللکواکب اور التّفہیم دونوں کتابیں ایک ہی جلد میں ہیں۔ کاغذ ولایتی اور عام روشنائی ہے۔ یہ بخط رقعہ تحریر کی گئی ہیں۔ کتاب کا نام محمود قاسم ہے۔ التّفہیم کے آخر میں یہ درج ہے کہ یہ کتاب ایک نوٹ

اسٹیٹ کاپی سے جو مصر کے شاہی کتب خانہ میں نقل کیا گیا۔ خط کی ساخت سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ دونوں نسخے ایک ہی شخص کے لکھے ہوئے ہیں۔ اور زمانہ بھی ایک ہی ہے۔ اگرچہ التفہیم کا خط زیادہ عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ صورت الکو اکب کو کسی دوسرے نے نقل کیا ہو مگر دوسرا نام کہیں درج نہیں ہے۔

موضوع فلسفہ ◊ داخلہ ۳۷۶۶

ہیگل (ہیگل) مصنف نامعلوم۔

تخم ۶۱ صفحات تقطیع $\frac{8 \times 12}{5 \times 9\frac{1}{4}}$ ۲۵ سطری۔

اس مجموعہ میں تین کتابیں ہیں۔ پہلی کتاب ہیگل کے سوانح اور فلسفہ پر ہے جو کہ ۶۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ فلسفہ ہیگل کی تخیص اور عنوانات حاشیہ میں درج کئے گئے ہیں۔

(۲) دوسری کتاب کانٹ کے فلسفہ پر ہے۔ اس میں بھی پہلے مخطوط کی طرح تخیص (نقد عقل مجرد) موجود ہے بعض بعض جگہ ہیگل کے فلسفہ اور کانٹ کے فلسفہ کا مقابلہ بھی کیا ہے۔ حاشیہ میں عنوانات یاد دہ ہیں۔ ہر عنوان کے تحت بہت ہی مختصر عبارت موجود ہے۔ اسی کے آخر میں دو صفحات میں کانٹ کی سوانح عمری بھی قلمبند کی ہے۔ اس کا حجم ۱۰۴ صفحات ہے۔

(۳) رسالہ شمسیہ مصنفہ نجم الدین علی ابن عمر الکاظمی القزوی المتوفی ۶۷۵ھ۔

یہ منطق کا مشہور متن ہے جو رسالہ شمسیہ کے نام سے مشہور ہے جس کی شرحیں متن اور شرح پر شرحیں عام طور پر درس میں داخل ہیں۔ قطبی اور میر قطبی اسی رسالہ کی شرح پر شرح ہیں۔ یہ رسالہ متعدد بار چھپ چکا ہے۔ تینوں مخطوطے کسی عالم نے اپنی ضرورت کے لئے بنائے تھے۔ کاغذ فرنگی لکیر دار، خط نسخ معمولی رقعہ آمیز، روشنائی معمولی سیاہ سے تحریر شدہ ہے۔ یہ نسخہ حال ہی کا ہے۔ سن ۱۳۲۰ھ کے قریب کالکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

(مسل)

